



## سوال

(364) مقروض کے ترکہ کی تقسیم

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی فوت ہوا، پسماندگان میں سے بیوی، باپ، ایک بیٹا اور ایک بیٹی زندہ ہے، اس کے ترکہ میں ایک لاکھ روپیہ ہے جبکہ ۲۸ ہزار روپیہ اس کے ذمے قرض بھی ہے، شرعی طور پر اس کے ورثاء کو اس سے کیا کچھ ملے گا؟ براہ کرم جلدی جواب دیں۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال صورت مسؤلہ میں بیوی کا آٹھواں حصہ ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے :

فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلِلنَّسَاءِ الثُّلُثُ [1]

”اگر مرنے والے کی اولاد ہو تو بیویوں کا آٹھواں حصہ ہے۔“

باپ کا چھٹا حصہ ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَاللَّوْثِيَّةُ لِلنَّكِّحِ وَوَالِدِئِهَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَوَلَدٌ ۖ [2]

”اگر میت کی اولاد ہے اور والدین بھی ہیں تو والدین میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا۔“

مقررہ حصہ لینے والے ورثاء سے جو باقی بچے وہ اولاد کا ہے۔ حدیث میں ہے کہ مقررہ حصہ لینے والوں کو ان کے طے شدہ حصے دئیے جائیں، ان سے جو باقی بچے وہ مذکر قرہی رشتہ دار کا ہے۔

[3]

پھر اولاد میں اس شرح سے تقسیم کیا جائے کہ لڑکے کو لڑکی کے مقابلہ میں دو گنا ملے، واضح رہے کہ تقسیم سے پہلے قرض کی ادائیگی ضروری ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

مِنْ بَعْدِ وَصِيَّتِي لِبُوصِيَّتِي بِنَاؤُ دَيْنِي ۖ [4]



”یہ تقسیم میت کی وصیت اور اس کا قرض ادا کرنے کے بعد ہوگی۔“

سہولیت کے پیش نظر کل ترکہ کو بہتر (۲) حصوں میں تقسیم کر دیا جائے، ان میں آٹھواں حصہ یعنی نو حصے بیوہ کو اور چھٹا حصہ یعنی ۱۲ حصے والد کو اور باقی ۲: کی نسبت سے لڑکے اور لڑکی میں تقسیم کر دیا جائے، لڑکی ۱۷ حصے اور لڑکے کو چونتیس حصے دئیے جائیں۔ ایک لاکھ ترکہ سے اٹھائیس ہزار قرض منہا کیا تو باقی بہتر (۲) ہزار روپیہ ہے، اس سے نو ہزار بیوہ کو، بارہ ہزار والد کو، چونتیس ہزار روپیہ لڑکے کو اور سترہ ہزار روپے لڑکی کو دیا جائے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

[1] ۳/النساء: ۱۲۔

[2] ۳/النساء: ۱۱۔

[3] صحیح بخاری، الفرائض: ۶۴۶۔

[4] ۳/النساء: ۱۲۔

حذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 314

محدث فتویٰ